السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

سوال۔ کیا فرماتے ھیں علمائے کرام کہ اگر جماعت والی نماز میں امام صاحب کو ایک ایسا شخص لقمہ دے جسنے ابھی تک جماعت میں شرکت نہ کی ہو

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!!

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اﷲِ ﷺ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ ۔ الحدیث وفیہ : فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ صَلاَةِ الْعَصْرِ يُصَلُّوْنَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ : هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اﷲِ ﷺ وَاَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوْا نَحْوَ الْكَعْبَةِ ۔ اھ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ بَابِ التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ الخ مِنْ كِتَابِ الصَّلاَةِ ؟

حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ ماہ نماز پڑھی ۔ پوری حدیث کتاب سے پڑھ لیں اور اس حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر وہ نماز پڑھ لینے کے بعد نکلا تو نماز عصر کے وقت میں انصار کی ایک قوم پر اس کا گذر ہوا وہ بیت المقدس کی طرف منہ کیے نماز پڑھ رہے تھے تو اس آدمی نے کہا کہ وہ خود گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ کعبہ کی طرف متوجہ ہو چکے ہیں تو انصار کی اس قوم نے اپنے منہ پھیر لیے حتی کہ کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے ۔ (بخاری شریف ۔ کتاب الصلوۃ ۔ باب التوجہ نحو القبلۃ)

اس حدیث سے پتہ چلا کہ نمازی امام یا مقتدی غیر نمازی کی نماز سے متعلق کوئی بات سن کر اس پر اسی نماز میں عمل پیرا ہو جائے تو شرعاً درست ہے لہٰذا امام قراءت میں بھول جائے تو غیر نمازی اسے لقمہ دے اور وہ قبول کر لے تو یہ بھی درست ہوا ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی